قیمت سالانہ ۳ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ÷

جلد ۴۶	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۷ دسمبر ۱۹۱۸ء	نمبر ۵۲

گلدستۂ اخبار

گیارہ جنوری سے شروع کر کے ہر سنیچر کے روز ۱۲ بجے دوپہر کے وقت بمبئی سے ڈاک کا جہاز انگلستان کو جایا کرے گا۔

تمام ہندوستان میں خاص کمیٹیاں قائم کئے جانے کی تجویز ہو رہی ہے تاکہ جب فوجیں باہر سے واپس آئیں تو ان کے افسروں اور سپاہیوں کو ملازمتیں حاصل کرنے میں انکو امداد دیں

پنجاب میں سستا کپڑا مہیا کر بیچنے کی تجویز گورنمنٹ عنقریب سے ساتھ کر رہی ہے

اور سفیران کی آمدورفت ہو رہی ہے۔

فرانس نے پریزیڈنٹ ولسن کو ڈاکٹر آف دی سوربون کی اعزازی ڈگری دی ہے

آسٹریلیہ کی پارلیمینٹ میں تمام پارٹیوں نے ایک بل پاس کیا ہے کہ جو لوگ جنگ اور مظالم کے ذمہ دار ہیں ان پر مقدمہ چلایا جائے سابق قیصر جرمن جو ہالنڈ میں نظر بند ہے بہرے کی لگ جانے کے سبب سے بیمار ہے ÷

پیرس میں آجکل بڑے بڑے بادشاہوں

اطلاع ضروری

پنجاب ادا کے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ربیع الاول ... فروری ۱۹۱۹ء کو اخبار ان صاحبوں کے نام وی پی بھیجیں گے جن کا چندہ ۱۹۱۹ء وصول نہیں ہوا ہے وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی تکلیف نہیں بلکہ آسانی ہے یعنی منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی جو نیز ہر حالت میں مل جاتی ہے۔ جن صاحبوں کو ۱۹۱۹ء کا اخبار لینا منظور نہیں وہ بکم جنوری سے پہلے منیجر اخبار نور افشاں کو اطلاع دیں تا کہ وی پی کے واپس آنے کا نقصان نہ اٹھانا پڑے

منیجر نور افشاں

تار برقیات

سر ڈگلس ہیگ لندن میں

لنڈن ۱۹ دسمبر سر ڈگلس ہیگ کا لندن کو جاتے ہوئے ڈوور میں بڑا شاندار بحری اور فوجی خیر مقدم کیا گیا۔ سمندر کے کنارہ پر لاکھوں آدمیوں نے انکو مبارکبادیاں دیں۔ سر ڈگلس ہیگ بلجیم ہسپتال جہاز جان بریڈل پر سوار تھا۔ اور اس جہاز کے ساتھ تین ہلاک کن کشتیاں بھی تھیں۔ قدیم بندرگاہ ڈوور کو اس نے اُترنے کے لئے اس واسطے پسند کیا تھا کہ لارڈ کچنر مرحوم خرطوم کی فتح کے بعد پہلی مرتبہ اسی بندرگاہ پر سے انگلستان میں داخل تھا۔ اور ایسا ہی لارڈ رابرٹس بھی جنوبی افریقی جنگ کے بعد واپس آکر یہاں ہی سے انگلستان کی سرزمین پر اترا تھا۔ چنانچہ سر ڈگلس ہیگ بھی التوائے جنگ کے بعد پہلی مرتبہ یہاں ہی اترا۔

بڑے بڑے سربرآوردہ ملکی بحری کے افسروں نے سر ڈگلس ہیگ کے اُترتے ہی استقبال کیا۔ بحری کشتیوں کے ملاحوں اور رائیل میرائن رائیٹ انفنٹری کی جانب سے توپوں کی سلامی اور باجے کے ساتھ اُس کی سلامی دی گئی۔ سر ڈگلس ہیگ نے خشکی پر اُتر کر پہلے یہاں کا ٹاؤن کا معائنہ کیا اور لوگ خوشی کے نعرے مار رہے تھے۔ اور پھر میئر آف ڈوور کے ساتھ ایک موٹر کار میں سوار ہوا۔ اور ان کے پیچھے پیچھے دیگر جرنل تھے۔ راستہ میں جنگی سپاہیوں کی قطار دونوں طرف آراستہ اور پیراستہ کھڑی تھیں۔

بحری سٹیشن پر ایک استقبالیہ دعوت دی گئی اور ڈوور کے حاکم کی طرف سے ایک ایڈریس پڑھا گیا۔ سر ڈگلس ہیگ نے اپنی اور اپنے جرنیلوں کی طرف سے ایڈریس کی جوابی تقریر کی۔ لارڈ لفٹننٹ اور لارڈ ہیرس نے دوسرا استقبالی ایڈریس دیا۔ اور سر ڈگلس ہیگ نے اس کا جواب بھی بڑی عمدگی کے ساتھ دیا۔ اس کے بعد وہ لنڈن کو روانہ ہوا۔

جب سر ڈگلس ہیگ اور اس کے جرنیل لنڈن کے چیرنگ کراس پر پہونچے تو ڈیوک آف کناٹ۔ مسٹر لائڈ جارج۔ مسٹر بالفور۔ جرنل بوتھا۔ سر رابرٹ بورڈن۔ سر ایس پی سنہا۔ مہاراجہ بیکانیر اور ممالک محروسہ کے ممبروں نے جو اس وقت لنڈن میں وارد ہیں وار کیبنیٹ کے ممبروں۔ مسٹر اور مسز اسکوتھ اور دیگر بہت سے سربرآوردگان نے اسکا استقبال کیا۔ اور باجے نے ایک سلامی کا گیت گایا۔

سر ڈگلس ہیگ اور اس کے ہمراہیوں کے انتظار میں ۵ شاہی گاڑیاں کھڑی تھیں جن میں بیٹھ کر وہ سب لنڈن کے بکنگھم محل کو روانہ ہوئے لنڈن کے گلی کوچے خوب آراستہ تھے۔ اور سڑک کی دونوں جانب بہت سے لوگ جوق جوق قطار باندھے کھڑے تھے۔ جب یہ سواریاں گذر رہی تھیں تو بڑے جوش اور خروش کے ساتھ تعریفی نعرے لگاتے تھے۔ جونہی کہ سر ڈگلس ہیگ کی گاڑی سٹیشن سے نکلی سینٹ مارٹن کے گرجے کے گھنٹے بجنے شروع ہوئے اور ایک جم غفیر نے بڑے زور کے ساتھ نعرے بلند کئے۔ سر ڈگلس ہیگ اس وقت بڑا شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ ہر وقت ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھا جس سے وہ تمام سلامیوں کی قبولیت کا جواب دیتا جاتا تھا۔

چیف کمشنر دہلی نے جو علاقہ دہلی میں بین چیڈلپ کا داخلہ بند کر دیا تھا۔ اُسے اب منسوخ کر دیا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں انفلوئنزا سے قریب ۶۰ لاکھ جانیں ہلاک ہوگئیں ہیں۔

تخمینہ کیا گیا ہے کہ سوا چار سال کی جنگ میں ۲ کروڑ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ پس انفلوئنزا سے جو جانوں کا نقصان ہوا ہے وہ جنگ کے نقصان سے پانچ گنا زیادہ قرار دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ اگر انفلوئنزا ساڑھے چار سال تک جاری رہتی تو اس سے دس کروڑ ۸۰ لاکھ آدمی ہلاک ہو جاتے۔

پیرس کا اخبار متین کہتا ہے کہ باوجود جرمن انکار کے جرمن گورنمنٹ درخواست کرتی ہے کہ اتحادی برلن پر قبضہ کریں۔

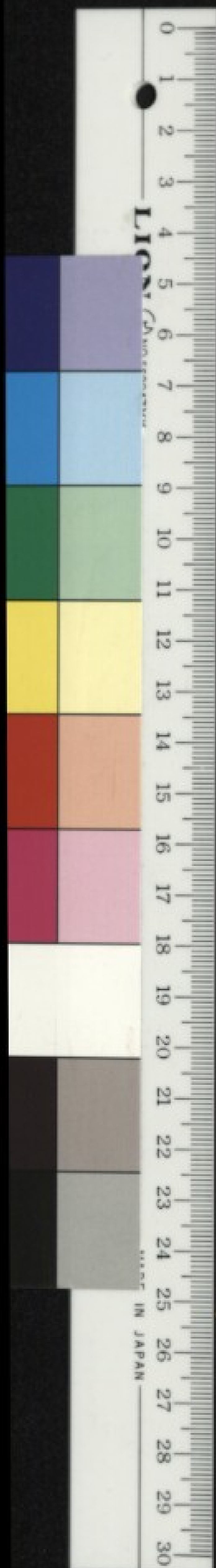
قسطنطنیہ میں جو فرانسیسی ہائی کمشنر ہے تمام جرمنی جہازوں سے جو جرمنی جہازوں سے جو ترکی میں ہیں کہا ہے کہ وہ تمام شہری یا سٹریلین اور جرمنوں کو ترکی سے فرانس کو لے جاویں تاکہ صلح ہونے تک وہ وہاں قید رہیں۔

بولشیویکوں نے دو ہزار اسیران جنگ بولشیویک شورش پھیلانے کے لئے تربیت کئے جا رہے تھے۔ اُن کو آسٹریا اور جرمنی واپس بھیج دیا ہے۔

تخمینہ لگایا ہے کہ جرمن نے شمالی فرانس میں جو کچھ نقصان کیا ہے۔ اس کی قیمت ۷۵ بلین فرینک ہے۔

رومانیہ کا شہزادہ جو وہاں کے بادشاہ کا دوسرا بیٹا ہے جس کا نام شہزادہ نیکولس ہے انگلستان میں جنگی تعلیم پانے کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں پیرس میں بھی اُترا۔

اٹلی کا بادشاہ بھی پیرس میں وارد ہے اور اس کی وہاں خوب آؤ بھگت ہو رہی ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ایک سوال

۱۱ اکتوبر کے پرچہ کے صفحہ ۹ کالم ۱ میں اکبر پور ڈسپلین مشن کنونشن کی مختصر کیفیت میں پادری جی پیٹر صاحب نے ایک سوال بدیں عبارت اُٹھایا اور اُس کا حل کانفرنس میں نہ ہونے کی صورت میں ناظرین افشاں سے اُس کے حل کرانے کی اپیل کی ہے۔ چونکہ تاحال اُس کا جواب کسی صاحب کی جانب سے نہیں آیا لہذا ہم اس کا جواب ذیل کے نوٹ میں دیتے ہیں۔ مگر پیشتر ازیں اُس سوال کو بطور یادداشت کے بالفاظہا درج کرتے ہیں۔ وہ عبارت یہ ہے۔

"آپ نے فرمایا کفارہ معنی ڈھانکنے کے ہیں۔ یعنے خداوند یسوع مسیح کا کفارہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ موروثی گناہ اور ذاتی گناہ دونوں سے بری و آزاد کرتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ غیر مسیحیوں کو تو در کنار رکھئے مگر خاص کر مسیحیوں کے یہاں بچہ پیدا ہوتے ہیں تو انہیں درد اور تکلیف کیوں محسوس ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

اس کا جواب معزز ناظرین! اس سوال کا جواب بالکل سادہ اور سہل ہے۔ پیدائش ۳: ۱۴ سے ۲۴ تک ملاحظہ فرمائیے۔ وہاں سے ظاہر ہے کہ آدم کے گناہ کے دو نتیجے پیدا ہوئے تھے ایک وہ جو کہ آیت ۱۶ سے ۱۹ کے آخر تک میں ہے۔ جس کا اشارہ سوال مذکورہ بالا میں ہوا ہے۔ دوسرا نتیجہ وہ ہے جو آیات ۲۳ و ۲۴ میں ہے۔ یعنی آدم اور حوا کا خدا تعالیٰ کی حضوری اور رفاقت سے خارج ہو جانا۔ جب ہم کلام کی روشنی میں سوال مذکورہ اور گناہ کے ان نتائج پر غور کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے پہلے نتیجہ کو دور کرنے کے لئے کفارہ نہیں کیا۔ مسیح خداوند کی آمد کی علت غائی یہ تھی۔ کہ جو خود انہوں نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی ہے۔ یعنی میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں (یوحنا ۱۰: ۱۰) یعنی روحانی زندگی پائیں۔ بنی آدم روحانی موت سے آزاد ہو جائیں۔ جو آدم کے گناہ کا خاص اور بڑا مہلک نتیجہ تھا یعنی خدا کی حضوری اور رفاقت سے علیحدہ ہو جانا۔ ویسا ہی روحانی موت ہے جیسا کہ روح کا جسم سے جدا ہونا جسمانی موت ہے۔ لہذا مسیح کے آنے اور کفارہ کے طور پر جان دینے کا منشا یہی تھا کہ وہ لوگ روحانی موت سے چھوٹ کر روحانی زندگی پائیں۔ کفارہ کا یہی مقصد تھا۔ کہ جو تعلق آدم اور اُس کی اولاد کو قبل از گناہ خدا کے ساتھ تھا اور گناہ کے سبب سے وہ تعلق جاتا رہا تھا اُس کو ازسرنو بحال اور سرسبز کرے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔ ...... وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا (یوحنا ۱: ۹ سے ۱۳) یعنی آدم کی فرزندیت الٰہی کو (لوقا ۳: ۳۸) جو گناہ سے جاتی رہی تھی ازسرنو بحال کردے نیز بنی آدم کی اُس بری حالت کو دور کرکے جو گم گشتگی کی حالت ہے۔ ازسرنو وہ حالت قائم کردے جو اس کے برعکس ہے جیسا کہ خداوند نے خود فرمایا ہے کہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔ (لوقا ۱۹: ۱۰) نیز دیکھو لوقا ۱۵: ۳ سے آخر باب تک) اسی طرح پولس رسول بھی مسیح کی آمد اور اس کے کفارہ کا اصل منشا ہمیشہ کی موت یا روحانی موت سے گنہگاروں کو بچانا فرماتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (رومیوں ۶: ۲۳) ہمیشہ کی زندگی کے مقابلہ میں ہمیشہ کی موت ہے جو آیت مذکورہ کے لفظ موت سے مقصود ہے۔ نہ کہ اس زندگی کے دکھ درد اور موت۔ یہ رسول بتاتا ہے کہ خداوند مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے پہلے آدمی راستباز ٹھہرتا ہے۔ پھر خدا کے ساتھ میل ہوتا ہے یا خدا اور انسان کے درمیان جو مخالفت ہو رہی تھی وہ دور ہو کر مصالحت ہو جاتی ہے۔ (رومیوں ۵: ۱۱) پس ظاہر ہے کہ مسیح کی آمد اور کام اور کفارہ سے آدم کے گناہ کے دوسرے نتیجے کا دفعیہ مقصود تھا نہ کہ پہلے نتیجہ کا۔ دوسرا نتیجہ آخر میں اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ اسی پر خاص زور دیا جائے اور حق تعالیٰ کے اس طریق نجات کو زیر عمل لانے کی علت غائی یہی تھی کہ انسان اس روحانی موت اور ابدی دکھ سے بچ جائے جسمانی دکھ اور موت محدود اور کم درجہ کے ہیں۔ وہ موت کے وقت خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر روحانی دکھوں اور موت کی بابت لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ کا عذاب ہے۔ پس جسمانی دکھوں کو ہٹانے کے لئے کسی قسم کی تجویز کی ضرورت نہ تھی۔ کلام میں ان سے رہائی دینے کا خدا نے کہیں یہ وعدہ نہیں کیا کہ مسیح پر ایمان لانے سے وہ دور ہو جائینگے۔ بلکہ برعکس اس کے مسیحی ہونا اور مسیح کے لائق ہونا اپنی صلیب اُٹھانا ہے۔ اگر خداوند مسیح ان جسمانی دکھوں اور موت کے لئے کفارہ کرتا اور ان

دکھ اور موت دور کرنے کی تجویز اختیار نہ کرتا تو ظاہر ہے کہ جسمانی دکھ رفع ہو جاتے۔ مگر روحانی دکھ بدستور قائم رہتے۔ اور کفارہ کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوتا۔ یا اس کا فائدہ محدود ہوتا۔ کل بنی آدم کی طبیعت اور آرزو اور کوشش یہی ہے کہ وہ آئندہ کے دکھوں اور موت سے رہائی پائے۔ اور اسی کے لئے طرح طرح کی عبادات اور زہد اور نیکیاں کیجاتی ہیں۔ نہ کہ ان جسمانی دکھوں کے رفع کے لئے۔ پس خداوند مسیح کا کفارہ دوسرے نتیجہ کو دور کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ پہلے نتیجہ کو۔ کلام کی تعلیم اس بات کے بارہ میں صاف اور واضح ہے۔

بائبل نمونوں کی کتاب ہے

بائبل ایسے نمونوں سے پر ہے۔ کہ جنکی زندگیوں کا مطالعہ کر کے ہم رغبت اور رشک اور آگاہی کے سبق سیکھتے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ جب موقعہ ہم کسی نیکی کی زندگی کا بیان سامعین کے سامنے پیش کر کے ان کے اندر تحریک پیدا کر رغبت دلا سکتے ہیں یا کسی برے کام سے انہیں نفرت دلا کر اس سے باز رکھ سکتے ہیں۔ پولوس رسول نے عبرانیوں کے خط میں ایسے شخصوں کی فہرست درج کی ہے۔ جن سے ہم ایمان کا سبق سیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ ان لوگوں کے اندر دل و دماغ کی متفرق کمزوریاں اور کوتاہیاں تھیں۔ تو بھی انکے قول و فعل سے ایسے اعلیٰ درجہ کا ایمان ظاہر ہوا جو مذہبی زندگی کا بنیادی پتھر ہے۔ ہم بائبل کے بیانات میں سے اور بھی ایسی فہرست مرتب کر سکتے ہیں جنکی زندگیوں کے مطالعہ سے ہم معافی دینے محبت کرنے۔ اور دلیر ہونے اور دیگر خوبیوں کا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پولوس رسول نے بائبل ہی سے ہیروان ایمان کی۔ یوحنا نے محبان خدا و انسان کی فہرست تیار کر کے اپنے سے پاس یا اپنے ذہن ہی میں رکھی ہوئی تھی۔

جن برے آدمیوں کا بائبل میں ذکر ہوا ہے ان کی زندگیوں سے ہم ان برائیوں سے احتراز کرنے یا ان کو ترک کرنے کی آگاہی اور ترغیب پا سکتے ہیں مثلاً شاہ اخی اب اور جیحازی کی زندگی سے ہم لالچ کے گناہ سے بچنا سیکھ سکتے ہیں حننیاہ اور سفیرہ کے نمونہ سے ہم لالچ اور جھوٹ سے بچ سکتے ہیں سمسون کا نمونہ ہمیں آگاہی دیتا ہے کہ ہم شہوت پرستی کے ہیجان کے مغلوب نہ ہو جائیں۔ دیماس جس نے مسیح کو چھوڑ کر دنیا کو پسند کر لیا تھا ہمیں سکھاتا ہے کہ مسیح میں ہو کر ابدی زندگی کی خوشی کے عوض میں جو موت کے بعد ملیگی ہم دنیا کی موجودہ خوشی کو قبول نہ کریں۔

ایک اور معجزہ کا ذکر

امریکن مخبر راوی ہے کہ اس واقعہ کے بعد دو متفرق کمپنیوں کو ایک خطرناک کام پر بھیجا اور انہیں بتا دیا گیا کہ سب تو نہیں مگر قریب کچھ تو ضرور مر جائینگے جسکو پاکر وہ کنیڈین اور اس کی کمپنی ایک جگہ فراہم ہو گئی اور روانگی سے پیشتر اس نے اپنی کمپنی سے درخواست کی کہ پہلے دعا کرو۔ چنانچہ ہر ایک نے دعا کی اور تب وہ اپنے آدمیوں کو خدا کے سپرد کر کے اور ہمراہ لیکر اس کام پر روانہ ہو گیا۔ دوسری کمپنی بھی روانہ ہوئی۔ مگر اس پر پہلی کمپنی کے اس دعائیہ طرز پر مضحکہ اڑاتی ہوئی۔ جب وہ وہ کام ختم ہوا۔ تو ذمہ دار شخص نے اس کی رپورٹ اپنے افسر کو کر دی۔ پہلی کمپنی کے قریباً سب آدمی مارے گئے۔ مگر اس کنیڈین نے رپورٹ دی کہ ہم سب محفوظ ہیں اور بچ گئے۔ افسر مذکور نے پہلے تو اس کنیڈین کی دعا کا یقین نہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ افسر دوسری مسیحی کمپنی کے پاس آیا اور درخواست کی کہ تم سب میری جائے پناہ میں آجاؤ۔ اور میرے ساتھ میری خاطر دعا کرو۔ جب وہ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دوسرے افسر بھی وہاں پر موجود ہیں۔ مگر ان کے سامنے انہوں نے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی۔ تب میجر مذکور نے خدا کی اطاعت قبول کی اور یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان لیا۔ یہ میجر مسٹل کا رہنے والا تھا۔

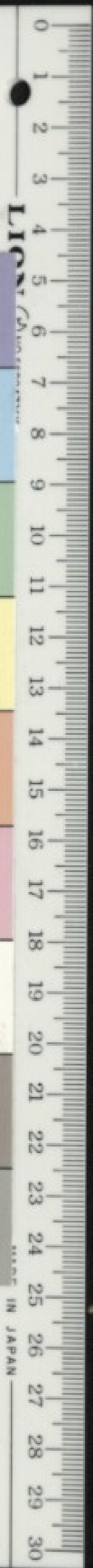
ارزاں کپڑے کی درآمد

لاہور کا انگریزی روزانہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے زیر احکام تیار کردہ عمدہ سوتی کپڑا بہت زیادہ مقدار میں پنجاب میں فروخت کیا جائیگا۔ عمدہ قسم کا لٹھہ جو بازار میں ۱۲ر ۳ آنے گز ملتا ہے وہ ۸ر گز کے نرخ سے ریل کا محصول ایزاد کر کے فروخت کیا جائیگا۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ یہ کپڑا میونسپل کمیٹیوں اور کواپریٹو سوسائیٹیوں کے ذریعہ اصل قیمت پر فروخت ہوا کرے گا۔ مگر ۳ ماہ میں ۴۸ گز سے زیادہ کپڑا کسی کو خریدنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس کپڑے کا عرض ۳۲ انچ ہوگا۔ پنجاب میں کپڑے کا بھاؤ ابھی تک بڑھا ہوا ہے۔ اور مستقل ہے۔ بزاز نرخ کی گرانی کی امید پر کپڑا روکے ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ جب یہ ارزاں کپڑا پنجاب میں کثرت سے آجائیگا تب بزازوں پر اثر ضرور پڑیگا۔ اور غرباء ہر جگہ سستی قیمت پر کپڑا خرید سکیں گے۔

پریزیڈنٹ ولسن کو فرانس کی جانب سے خطاب

تازہ ترین خبر ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن کو پیرس میں ۲۴ دسمبر کو ایک بڑے پرجوش اور مؤثر موقعہ





پر جبکہ اکیڈیمی کی سیاسیات اور کی جانب سے نہیں فرانس کی جانب سے ڈاکٹر آف سوربون کی اعزازی ڈگری عطا کیگئی۔ وائس رکٹر نے اُس کو "ولسن دی جسٹ" (ولسن راستباز) کا خطاب دیکر مبارکبادی دی۔ مسٹر ولسن نے جواباً کہا کہ یہ جنگ نہ صرف قوموں ہی کے درمیان تھی۔ بلکہ نظامات تہذیب و شائستگی کے درمیان تھی۔ ایک نظام تو حملہ آور تھا۔ جس نے تمام نسل انسانی کو نقصان پہونچانے کی غرض سے بلا امتیاز سائنس اور انسانی دماغ کی ہر ایک قوت کو استعمال کیا۔ دوسرا نظام ناقابل مغلوب طبیعت کا تھا جو ہر جگہ راستی کی خاطر اور سب سے بڑھکر آزادی کے لئے جنگ کرتا رہا۔ لیگ آف نیشنز (اتحاد الاقوام) کی بابت مسٹر ولسن کا خیال یہ ہے کہ اُس کا عمل تمام دنیا میں ایسا ہوگا جیسا کہ کسی مرتب شدہ اخلاقی عادت کا ہوتا ہے۔

انفلوئنزا سے کس قدر جانیں ضایع ہوئیں | ٹائمز آف لنڈن کا طبی نامہ نگار مخبر ہے کہ اس امر کے یقین کر لینے کی معقول وجوہات ہیں کہ گزشتہ بارہ ہفتوں کے درمیان ۶۰ لاکھ آدمی انفلوئنزا اور نمونیہ سے ہلاک ہوگئے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سوا چار سال کی جنگ سے دو کروڑ آدمی ضایع ہوگئے ہیں۔ پس یہ بیماری جنگ کی بہ نسبت پانچ گنا زیادہ مہلک ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ اسی حساب سے اسی عرصہ میں جنگ سے اس وبا کے ذریعہ ۱۰ کروڑ ۸۰ لاکھ آدمی ہلاک ہوجاتے۔ جبکہ بلیک ڈیتھ (سیاہ موت) وارد ہوئی تھی۔ اس وقت سے آج تک دنیا میں کبھی ایسی وبا ظہور میں نہ آئی تھی جیسی کہ انفلوئنزا کی وبا تھی۔ اور نہ ہی ایسے زور سے اس کے انسداد کا انتظام کیا گیا تھا۔ جیسا کہ انفلوئنزا کے انسداد کے لئے کیا گیا۔

لبنان کے دیودار | کہتے ہیں کہ لبنان میں اس وقت قریب چار سو درخت لبنان کے دیودار کے رہ گئے ہیں۔ اور مارونی زمیندار اُن کی پرستش اور تعظیم کرتے۔ اور اُنہیں "خداوند کے دیودار" کہتے ہیں۔ اور لبنان کے ایک نئے گورنر نے ان کے گرد بڑی سی دیوار بنادی ہے۔ تاکہ جانور اُن کو خراب نہ کریں۔ تس پر بھی ہر صدی میں اُن کی تعداد میں بہت کم ترقی ہوا کرتی ہے۔ اُنہیں سے معدودے چند ایسے ہیں جنکا تعلق شاہی خاندان سے ہے۔ اور وہ بہت بڑے بڑے درخت بھی نہیں ہیں۔ اگرچہ بعض درختوں کے تنہ کا محیط ۴۰ فٹ سے زیادہ کا ہے۔ ان دیوداروں کی خوبصورتی یہ ہے کہ اُن کی شاخیں گردا گرد ایسی لمبی لمبی جاتی ہیں کہ سایہ کے دائرے کا محیط دو تین سو فیٹ کا ہوتا ہے۔ بعض دیودار بڑے اونچے اور اُن کی شاخیں بڑی خوبصورتی کے ساتھ عین سیدھی جاتی ہیں بعض دیودار گرہ دار گٹھیلے ہوتے ہیں۔ اور ان کی چھوٹی چھوٹی ٹہنیوں و سبز پتوں پر دلربا نشست محاسن بخاتی ہیں۔ دیودار کی لکڑی میں بڑی عمدہ خوشبو ہوا کرتی ہے۔ اور بڑی سخت ہوتی ہے اور شاذو نادر ہی بوسیدگی کو پہنچتی ہیں۔ دیودار کی پائیداری قابل غور ہے اور درخت ہرگز کبھی مر نہیں جاتا۔ تا وقتیکہ اُس کو آگ سے جلایا یا کلہاڑی سے چیرا کاٹا نہ جائے۔ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی دیودار کی کوئی بڑی شاخ نزدیک کے کسی دوسرے دیودار میں جا لگتی ہے اور دونوں درخت باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسے پیوست ہوجاتے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس درخت کی شاخ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دیودار کے درختوں کی بے نظیر غیر معمولی پائیداری اور مضبوطی اس لئے ہوتی ہے کہ یہ بہت آہستہ بڑھتا ہے۔

دیودار کے درخت کی عمر | اس درخت کی بابت یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب اس کا کوئی نیا پرت لگتا اور کمر تیار ہوجاتا ہو تو وہ دس پندرہ یا بیس برس کو اس قدر کو پہونچتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں بتا سکتا کہ اس دیودار کے اس ذخیرہ میں جو پرانے درخت ہیں اُن کی عمر کیا ہے۔ درست طور پر یہ بتانا مشکل امر ہے۔ خوردبین سے دریافت کیا گیا ہے کہ صرف اس کی شاخ کے اندر جس کا محیط صرف ۱۸ انچ ہو سات سو سے زیادہ حلقے ہوتے ہیں جن لوگوں نے اس مسئلہ کا خوب غور سے مطالعہ کیا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ اُن میں سے بعض درخت ایک ہزار سال سے بھی زیادہ کی عمر کے ہیں۔ اور اس امر میں شک کو ذرا بھی گنجائش نہیں ہے کہ جو درخت آج کل مال یا سر سبت کے نام سے موسوم ہے وہ اس وقت چھوٹا سا درخت ہوگا جبکہ حیرام نے یروشلیم کی ہیکل کی تعمیر کے لئے دیودار کے درخت کا کاٹنا شروع کیا تھا۔

پیسے کی دو چڑیاں | متی ۱۰: ۲۹ میں خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ اور اُن میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی مرضی بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔ الخ۔ اور لوقا کی انجیل میں آپ نے سوال کیا "کیا دو پیسے کی پانچ چڑیاں نہیں بکتیں؟ تاہم خدا کے حضور ان میں سے ایک کی بھی بھول نہیں پڑتی" (لوقا ۱۲: ۶) ظاہر ہے کہ فروخت کنندہ کی نظر میں چڑیاں ایسی حقیر اور سستی چیز ہوتی ہے کہ دو پیسے کی چار چڑیاں فروخت کرتا تھا۔ اور ایک جھونگے میں دے دیتا تھا۔ خداوند مسیح

نے اس واقعہ کو اس بات کے ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے کہ اس سے وہ باپ کی اس فکر اور پروا کو ہم پر ظاہر کرے۔ جو وہ چڑیوں کے مقابلہ میں ہماری کرتا ہے۔ اگرچہ چڑیاں انسان کی نظر میں کسی مصرف کی نہیں ہیں کہ وہ اُن پر خیال بھی کرے تو بھی ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ اُن میں سے ایک ایک چڑیا اُس کی نظر سے گذرتی ہے۔ وہ اُن کے شمار سے بخوبی واقف ہے۔ اور بڑھکر یہ بات ہے کہ ایک بھی خدا باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گرتی۔ چڑیوں پر تو کچھ پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے اور وہ کسی کام بھی آتی ہیں۔ مگر خداوند فرماتا ہے کہ اس سے بھی بے مصرف شے تمہارے سر کے بال ہیں جو کہ ہرگز کسی کام نہیں آتے۔ سو وہ بھی خدا کے گنے ہوئے ہیں۔ تو کیا وہ اپنے بندوں کی خبرگیری نہ کریگا؟ کیا وہ ان کے حال سے ناواقف ہے۔ کیا وہ ان کی ضروریات کو نہیں جانتا؟ ہاں ضرور جانتا ہے اور وہ تمہاری ہر ایک بات کی فکر کرتا ہے۔

عشائے ربانی کے مختلف نام

۱۔ عشائے ربانی۔

یہ لفظ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ یہ مقدس رسم ہمارے خداوند نے شام کے وقت مقرر کی تھی[1]۔ "عشاء" عربی ہے۔ اور اس کے معنی ہیں شام کے وقت کا کھانا۔ یہ ایسی ضیافت ہے جس کے ذریعہ ہماری روحوں کو وہی فائدہ ہوتا ہے جو روٹی اور افشردہ انگور یعنی انگور کے رس سے ہمارے جسموں کو۔ مقدس پولوس نے یہ نام استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ۱ قرنت ۱۱: ۲۰۔

۲۔ پاک شراکت۔ اس نام سے مراد یہ ہے کہ ہمارے اور مسیح کے اور نیز ہمارے درمیان آپس میں ایک رابطہ محبت قائم ہے۔ جس رابطہ کا یہ سکرامنٹ ایک نشان اور اس کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے یہ نام ظاہر کرتا ہے کہ ہم موت اور زندگی میں مسیح کے شریک ہیں۔ کہ ہم مسیح میں اور مسیح ہم میں رہتا ہے۔ ہم مسیح سے متحد ہیں۔ اور وہ ہم سے۔ یہ نام بھی ہم کو مقدس پولوس ہی سے پہونچا ہے۔ ملاحظہ ۱ قرنت ۱۰: ۱۶ و ۱۷۔

۳۔ مقدس یوخرست۔ یہ بھی قدیم نام ہے یوخرست یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں شکریہ۔ اس نام کے رائج ہونے کے تین سبب ہیں۔

۱۔ جب خدا نے یہ سکرامنٹ مقرر فرمایا تھا تو خدا کا شکریہ ادا کیا تھا۔

۲۔ جب ہم اس کی بدولت خدا سے بے شمار نعمتیں اور برکتیں پاتے ہیں تو ہم بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۳۔ رسم کے اختتام پر ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۴۔ میس یا مقدس میس۔ یہ نام رومی کلیسیا میں رائج ہے۔ اور لفظ میس[2] لاطینی لفظ "مِسا" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں "رخصت" یعنی اجازت مراد اس نام سے یہ ہے کہ جب دوران عبادت میں عشائے ربانی کا وقت آتا ہے تو وہ لوگ جو اس سکرامنٹ میں شریک ہونے والے نہیں ہیں گرجے سے باہر جا سکتے ہیں۔ یعنی ان کو باہر جانے کی رخصت ہے گو یہ نام بھی قدیم ہے۔ مگر رومی کلیسیا کے علاوہ اور کلیسیا ہیں اس نام کو خاص وجوہ سے استعمال نہیں کرتی ہیں۔

۱۔ اس نام سے عشائے ربانی کی اصل شان اور عظمت ظاہر نہیں ہوتی۔

۲۔ رومی کلیسیا اس سکرامنٹ کے متعلق ایک نرالا عقیدہ رکھتی ہے۔ یعنی یہ کہ اس سکرامنٹ میں ہم خداوند مسیح کے حقیقی جسم کو سچ مچ کھاتے ہیں اور اس کے حقیقی خون کو سچ مچ پیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب پادری روٹی اور انگوری شراب پر تقدیس کے الفاظ پڑھتا ہے تو وہ روٹی اور شراب مسیح کے حقیقی جسم اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ دیگر کلیسیاؤں کا یہ عقیدہ نہیں ہے پس وہ ایسا نام بھی اس سکرامنٹ کے واسطے استعمال کرنا پسند نہیں کرتیں۔ جس کو رومی کلیسیا خاص طور پر استعمال کرتی ہے۔ (زندگی)

[1] یہ لفظ اپنے معمولی معنے میں اردو زبان میں عام طور پر مستعمل نہیں ہے۔

[2] رومی کلیسیا کی اردو نماز کی کتاب میں لفظ "تیس" ہے۔ اور انگریزی "ماس"۔

مرد کھانا پکائیں عورتیں ایجی ٹیشن کریں۔

ہمعصر خواندہ ہا میں ایک ہندوستانی خاتون کا کلا پانی کا ایک خط شائع ہوا جس میں عورتوں کے مساوی حقوق کا سختی سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ مردوں کو گھر میں حکومت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اسی سلسلہ میں ایک سوسائٹی کی تاسیس کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کو حسب ذیل حقوق عطا کئے جائیں (۱) گھر یا باہر ہر جگہ اپنی مرضی سے آنے جانے کی آزادی (۲) جائیداد وغیرہ میں مردوں کے ساتھ مساوی حقوق (۳) ہر طرح سے اسبات کا حق کہ ہر کام مردوں کی طرح عورتیں بھی کر سکیں (۴)

ہندوستان کی لیباریٹریوں میں انفلوئنزا کے ٹیکہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

سلطنت برطانیہ کا راج تین لوک پر ہے۔

ہم نے گزشتہ ہفتہ کے پرچے کے کسی نوٹ میں ایک جرمن پروفیسر کے بیان کے رو سے بتایا ہے کہ جنگ کے ذریعہ برطانیہ عظمیٰ پر کیا اثرات پڑے ہیں۔ پروفیسر مذکور بیان کرتا ہے کہ انگلستان کی سلطنت تمام دنیا پر ہے...... جنوبی افریقہ یا ہندوستان اس وقت ایسا مستقل اور پائیدار ہو گیا ہے جیسا کہ قبل ازیں کبھی نہ تھا۔ مشرقی افریقہ، عرب اور میسوپوٹامیہ میں انگلستان کی ظفر یابی سے مصر اور ہندوستان ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ اور مشرقی میڈیٹرینین۔ درد انیال کے ساحل اور بحر اسود پر انگلستان کی حکمرانی ہے۔ اس کے ذریعہ سے وہ جنوبی روس اور کاکیشس تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کا تعلق فارس کے ساتھ ہو گیا ہے۔ اور مغربی میڈیٹرینین میں اس کی پوزیشن بالکل غیر متزلزل ہے۔ بلجیم کے فتحیاب ہو جانے کے سبب سے رود بار انگلستان (انگلش چینل) میں اس کی حکمرانی بالکل محفوظ ہو گئی ہے۔ ہیلیگولینڈ کی کھاڑی پر قابض ہو جانے اور ناروے اور ڈنمارک پر اپنا اثر جما لینے سے بالٹک کے ساتھ اس کا تعلق محفوظ ہے اور جس کے سبب سے اس جانب کے علاقہ روس پر اس کا اثر خطرات سے بری ہے۔ ان اور دیگر نتائج کو جو گزشتہ جنگ سے برٹش گورنمنٹ پر پڑے ہیں مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے شہنشاہ کا راج یورپ، ایشیا، افریقہ اور ان کے امین بحر پر قائم ہو گیا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں اس کا تسلط تری اور خشکی ہر دو پر ہے۔ زمین اور سمندر اس کے قبضہ میں ہیں۔ ہر دو پر اس کا اثر نہایت مفید اور اعلیٰ ترین اور نہایت شاندار ہے۔ اور جب ہم ان تعلقات راسخہ پر غور کرتے ہیں جو وہ نئی دنیا کے ساتھ اور پرانی دنیا کے بعض خود مختار بادشاہوں اور شہنشاہوں کے ساتھ رکھتا ہے تو ایک معنی میں وہ اپنا اثر ان ممالک پر بھی رکھتا ہے جن کے ساتھ اس کا گہرا محبتانہ اور دوستانہ ہے۔ وہ سب اس کے ہوا خواہوں میں سے ہیں۔

قطع نظر اس کے جب ہم ہوائی جہازوں کی موجودہ روش اور سرگرمیوں اور نمایاں کامیابیوں کا ملاحظہ کرتے ہیں تو بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے کہ سلطنت برطانیہ کا راج تین لوک پر ہے۔ یہ امر اب آسان اور سہل ہوتا جا رہا ہے کہ جس طرح یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور امریکہ کے درمیان برطانیہ عظمیٰ کا سلسلہ بحری جہازرانی مدت سے قائم اور جاری ہو چکا ہے۔ اور دن بدن اس میں ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اب برطانیہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ سلسلہ ہوائی جہازرانی کے ذریعہ سے بھی ان براعظموں کو جوڑ اور متحد کر دیا جائے۔ اور جس طرح خشکی پر ریلوے اور تری پر جہازرانی کے وسیلہ سے مسافر، تجارتی مال اور ڈاک تمام دنیا میں پہنچائے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بھی اس طرح کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری اور مکمل ہو جائے۔ اس صیغہ میں آجکل بہت کچھ ہو رہا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اور ان سے عمدہ عمدہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ قاہرہ (مصر) سے کلکتہ تک ہوائی جہازوں میں جو سفر حال ہی میں کیا گیا ہے اور جو کچھ اس میں کامیابی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے اور جو تجربات اس سے حاصل ہوئے ہیں۔ اور آئندہ ہونے کی قوی امید ہے۔ ان سے ثابت ہو چکا ہے اور آئندہ کما حقہ ثابت ہو جائے گا کہ برٹش گورنمنٹ کا نہ صرف سمندر اور زمین پر ہی قبضہ ہے۔ بلکہ کرہ ہوا بھی اس کے زیر نگیں ہے۔ بس وہ زمانہ بہت جلد آنیوالا ہے کہ ہماری مہربان، ہمدرد، دور اندیش، نیک منش، دیندار، دانا، خدا پرست اور منصف گورنمنٹ انگلشیہ کا مظفر و منصور پرچم اپنی پوری شان و شوکت سے تینوں لوک میں لہرائیگا۔ آسمان زمین اور سمندر تینوں پر اس کا قبضہ ہے اور پورے طور پر ہو جائیگا۔ وہ دن بہت جلد آ رہا ہے جبکہ ہمارے شہنشاہ اعلیٰ حضرت ملک معظم جارج پنجم دام اقبالہ تین لوک کے سمراٹ بنجائینگے۔ آخر میں اس خداوند عزوجل سے بصد عجز و خاکساری یہی دعا ہے کہ وہ ہمارے شاہ اور شہنشاہ کو اور ان کی سلطنت کو تا ابد قائم اور کامیاب رکھے۔ اور اس کے ذریعہ سے اپنے نام کی بزرگی اور جلال ظاہر کرے۔ آمین۔

انگلستان سے ہندوستان تک ہوائی جہاز میں۔

قاہرہ دارالخلافہ مصر سے کلکتہ تک ہوائی جہاز کا سفر ختم ہوا۔ نمایاں کامیابی ہوئی۔ لندن کے اخبار ٹائمز کے ایک نامہ نگار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ انگلستان سے ہندوستان تک ہوائی جہاز میں سفر کرنیکا تجربا عمل بہت جلد ہونے والا ہے۔ امپیریل بنک آف دی برٹش امپائر نے ایک بڑی بھاری رقم ان ہوا بازوں کو انعام دینے اور دیگر اخراجات کے لئے مخصوص کر دی ہے۔ جو انگلستان سے براہ ہندوستان آسٹریلیا کو پرواز کرینگے۔ امپیریل ٹرانسپورٹ کمیٹی کا بیان ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے لندن سے کلکتہ تک صرف ۱۴ دن میں ڈاک پہونچ جانے کا امکان ہے۔ بیولو کے لارڈ مانٹیگو نے سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے نمائندہ کی حیثیت میں ہو کر جو تحقیقات کی ہے اس کا نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ ہندوستان، میسوپوٹامیہ، سیریا، عرب اور مصر کے درمیان ہوائی جہازوں کے روانہ کرنے کی راہ میں نہ تو کوئی انہونی رکاوٹ ہے اور نہ ہی وہ طوفان اس کے سد راہ ہو سکتے ہیں۔ جو سال بھر میں متفرق

اوقات پر واقع ہوا کرتے ہیں۔ لارڈ مانٹیگو صاحب مذکورہ اسی مطلب سے تحقیقات کے لئے بہت جلد ہندوستان آنے والا ہے۔ یہی نامہ نگار اس بات پر زور دیتا ہے کہ رائل ایئر فورس کا خاصہ عملہ موجود ہے۔ اور ہوائی جہازوں کے دو بیڑوں نے شمال مغربی سرحد پر بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر ۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائی جہاز میں پرواز کیا جائے۔ تو بمبئی سے کلکتہ تک یہ سفر صرف ۱۷ گھنٹوں میں طے ہو سکتا ہے۔ جو ریل کے ذریعہ ۴۷ گھنٹوں میں ختم ہوتا ہے۔ بمبئی سے شملہ تک دو دن کے سفر کے عوض ۱۴ گھنٹے اور کراچی سے دہلی تک ۴۸ گھنٹوں کی بجائے صرف دس گھنٹے لگیں گے۔ دہلی اور شملہ کے درمیان ڈاک رسانی کا سلسلہ جاری کر کے اس کا ابتدائی تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ تجارتی انتظامی اور فوجی ضروری مواقع کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ امر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ہوائی جہاز اور ان کے ملاحوں کی کافی تعداد بہت جلد بہم پہنچائی جائے۔

جرمن عنصر کا ہندوستان میں سے نکالا جانا۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ لندن میں سے صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی کہ جزائر برطانیہ میں سے اور خاصکر انگلستان میں سے تمام جرمن خارج کر دیئے جائیں۔ اسی طرح چند ہفتوں کا عرصہ گزرا ہے کہ کلکتہ کی یوروپین ایسوسی ایشن نے اور مشرقی افریقہ کے سربرآوردگان نے گورنمنٹ برطانیہ سے درخواست کی تھی کہ جرمنوں کو وہاں سے نکال دیا جائے اور آئندہ ان کے ساتھ داد و ستد کا کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے۔ اب حال ہی کی خبر ہے کہ بنگال چیمبر آف کامرس (بنگال کے ایوان تجارت) نے گورنمنٹ ہند کو اپنے ایک خط سے اس امر کی طرف بزور توجہ دلائی ہے کہ جرمنوں کو احمد آباد اور ہندوستان کے دیگر مقامات سے بلا توقف خارج کر دیا جائے۔ کمیٹی کا بیان ہے کہ ہندوستانی تجارت میں سے دشمن کا پورے طور پر خارج کر دیا جانا ایسی بڑی اہمیت عامہ رکھتا ہے کہ یہ کمیٹی دیگر ایوانہائے تجارت کے ساتھ اس بات پر زور دینے کی آرزومند ہے کہ تجارتی گروہ مارچ ۱۹۱۶ء کی کانفرنس کے ریزولیوشن کی جس میں دشمن کی رعایا کو ہندوستان سے نکال دیئے جانے پر زور دیا گیا تھا۔ ایسی ہی حمایت کرتی ہے۔ جیسی کہ اُس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے وقت حمایت کرتی تھی۔

دعا کا اثر

امریکن میسنجر کینیڈا کے ایک دہقان کی جو بھرتی ہو کر میدان جنگ میں گیا تھا۔ دعا کے اثر کا یوں بیان کرتا ہے کہ وہ اور چند اور آدمی کنوئیں صاف کر رہے تھے۔ اُن کنوؤں میں سے ایک ۴۰ فیٹ گہرا تھا۔ شک کیا گیا تھا کہ شاید اُس میں زہر پیدا ہوا ہے۔ افسر نے یہ فیصلہ کیا کہ کوئی شخص ایک رسی کے وسیلہ سے اُس کنوئیں میں اُترے اور اس امر کی تحقیقات کرے۔ اس کام کے لئے وہی کینیڈین شخص منتخب ہو گیا۔ پس بحفاظت اُس کو نیچے کنوئیں میں اُتارا گیا۔ جو کچھ تحقیقات اُس نے کرنا تھی وہ اُس نے کر لی۔ بعدہٗ اُس نے وہاں ہی اپنے گھٹنے ٹیکے اور چند منٹ تک دعا کی۔ ابھی وہ گھٹنے ٹیکے ہی تھا کہ خدا نے فرمایا۔ کہ دوسری رسی نیچے لٹکا دینے کے لئے لوگوں سے کہہ۔ چنانچہ اُس نے خدا کے فرمودہ کے مطابق کنوئیں کے اوپر والوں سے دوسری رسی لٹکا دینے کے لئے کہا۔ مگر افسر اور اس کے آدمیوں نے اس کا اعتبار نہ کر کے اُس کا تمسخر اڑایا۔ اُس نے سنجیدگی سے اُن سے عرض کی کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ جس رسی سے تو اُترا ہے اُس سے چڑھنے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ اس بات پر اصرار کرتا رہا کہ جب تک تم دوسری رسی نہ لٹکاؤ گے میں ہرگز اوپر نہ آؤں گا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے مجبوراً دوسری رسی نیچے لٹکا دی اور وہ اس رسی سے اوپر آ گیا جب پہلی رسی کا معائنہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اوپر کے سرے سے چند گز کے فاصلہ پر شکستہ ہو کر ٹوٹ جانے والی تھی۔ اور اگر وہ اسی رسی کے ذریعہ اوپر آتا تو رسی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ گر کر ہلاک ہو جاتا۔ اس واقعہ سے اُن پر بڑا اثر ہوا اور جب کبھی وہ لوگ کسی کام پر بھیجے جاتے تھے وہ عرض کیا کرتے تھے کہ اُس صاحب دعا کو بھی اُن کے ساتھ بھیجا جائے۔ یہی بات اس قدر مرتبہ وقوع میں آئی کہ جو افسر پہلے دعا پر تمسخر اڑایا کرتا تھا اس کو بھی دعا سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔

احمدیہ جماعت کیا اسلام کی حامی ہے؟

امرتسر کا اخبار اہل سنت والجماعت اپنے ۷ دسمبر کے پرچہ صفحہ ۹ کالم ۲ میں قادیانی مذہب کی بابت یہ رائے ظاہر کرتا ہے اسلام کے تمام گذشتہ مخالفوں کا خلاصہ بیان کر کے لکھتا ہے۔

"مگر افسوس ان بے انتہا واقعات کی روشنی نے ہمارے قادیانی بھائیوں کے دماغ میں اپنا کچھ اثر قائم نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے حتی المقدور تحریف قرآن میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص میں کچھ دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مفسرین کا تخطیہ حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کی تغلیط بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھا۔ کسی مقام پر مرزا صاحب نے الوہیت کے لباس میں منہ دکھایا۔ کہیں نبوت کا جامہ پہنا۔ کہیں مجددیت کا سرچشمہ بنے۔ کہیں محدث ہونے کا دعوے کیا۔ کہیں مہدویت کا شور مچایا۔ کہیں مسیحیت کا استحقاق جتایا۔ غرض یہ کہ جو جو طور انہدام بنیاد اسلام کے ان کی سمجھ میں آئے اُن کے پورا کرنے سے وہ ہرگز پیچھے نہیں ہٹے اور یہی ان کے مریدوں کا دستور العمل ہے۔"

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے۔)

فتح عظیم کا عظیم الشان "جشن"

۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء گذشتہ کو تو تمام دنیا کے حصوں میں اس عظیم فتح کی خوشیاں منائی گئی تھیں۔ لیکن ضلع سرگودھا کی مشہور تحصیل بھلوال میں اس مبارک فتح کا دن ۳۰ نومبر ۱۹۱۸ء مقرر تھا۔ ۳۰ نومبر کو بھلوال میں یوروپ کی اس فتح عظیم کا ایک عظیم الشان جشن منعقد ہوا۔ روساء شہر کے علاوہ باہر سے شرفا و امرا تشریف فرمائے جشن ہوئے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۱۸ء کی صبح حقیقت میں ایک مبارک اور خوشنما صبح تھی۔ جہاں نظر پڑتی تھی "یونین جیک" کے رنگین پھریرے لہرا رہے تھے۔ اور "گاڈ سیو دی کنگ" "ورائٹ ہیز کنگ راٹ" کے قطعے دیواروں اور دروازوں پر آویزاں تھے۔ امریکہ کے جھنڈوں کی خوشنما جھلک بھی کہیں کہیں دکھائی پڑتی تھی۔ ۷ سے ۸ تک معبدوں مندروں گرجوں میں دعا کا وقت مقرر تھا۔ اور پھر احاطہ تحصیل میں مختلف قسم کی کھیلیں شروع ہوئیں۔ لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ ہجوم بے حد تھا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ ۸ سے ۱۰ تک ضلع سرگودھا کے مشہور بازی گر اپنا اپنا کرتب دکھاتے رہے۔ پھر بھیرہ کے مشہور ظریف حضرت گنگا نے اپنے پر مذاق کھیلوں سے جلسہ کو محظوظ کیا۔ دس سے گیارہ تک سکول گیمز کا آغاز ہوا اور پھر طلبائے سکول کو خیبر بن ہائی حتی ۱۲ سے ½۲ تک نیزہ بازی ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل اشخاص انعام کے مستحق ہوئے۔

(۱) فتح محمد (۲) شمس الدین (۳) لال خاں۔ (۴) سردار احمد دانہ (۵) غلام محمد (۶) ولایت شاہ

بعدہ اونٹوں اور گدھوں کی دوڑ ہوئی۔ بعد ازاں طلبائے سکول نے اپیل ریس وزنہ کشی، ٹھگری کلاہ ریس اور آنکھیں بند کر کے دوڑنا اور بوریوں میں دوڑنا وغیرہ کی کھیلیں کیں جن میں سے مندرجہ ذیل طلباء انعام کے حقدار ہوئے۔

(۱) مولا داد (۲) عطا الٰہی (۳) شمبر ناتھ (۴) رام سرن بھرلال (۵) لال چند (۶) راجکنور (۷) چونی لعل

تمام طلبائے سکول نے فوجی ڈرل کی۔ ہم اس تمام کامیابی کا سہرا اپنے مکرم و معظم لالہ منسا رام بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بھلوال اور اپنے محترم دوست لالہ سوہن لال سیکنڈ ماسٹر سکول ہذا کے سر پر دھرتے ہیں۔ بعدہ تین بجے کے قریب ایک عظیم جلسہ زیر صدارت خان احمد حسن خاں صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر منعقد ہوا۔ ایک وسیع شامیانہ کے نیچے تمام معززین اپنی زرین پوشاک زیب تن کئے ہوئے کرسی نشین تھے۔

سکرٹری صاحب جلسہ نے اپنی تقریر سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اور پھر صاحب ممدوح نے بھلوال پبلک کی طرف سے ڈاکٹر آنند لال صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی خدمت میں آپ کی بے غرضانہ کارگذاریوں کے صلہ میں جو آپ نے نہایت جانفشانی سے انفلوئنزا کے دنوں میں کیں۔ سونے کی ایک گھڑی پیش کی۔ سول سرجن صاحب بہادر کی تقریر دلپذیر کے بعد ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں سکول کے دو خوش الحان طلبا نے ریورنڈ آئی۔ ڈی شاہ باز خاں صاحب کی تصنیف کردہ نظم سر کے ساتھ گائی۔ میاں سلطان علی کی نظم ہوئی۔ اور پھر برکت مسیح طالب علم دوم مڈل نے ایک نظم پڑھی بعد ازاں سید طراب علیشاہ نے ایک مختصر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد ہمارے مکرم دلی دوست لالہ کرم چند صاحب کی نظم ہوئی۔ اس کے بعد مشہور شاعر لالہ مہاشہ عمر لال حرم اور سردار بھگوان سنگھ عاصی کی نظمیں ہوئیں۔ جو کہ اخبار نور افشاں کے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے آج کے اخبار کے کسی کالم میں درج ہیں۔

امید ہے کہ ہمارے ناظرین ممدوح الصدر صاحبان کی عالمانہ اور ظریفانہ نظموں سے محظوظ ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ بعد ازاں بندہ پرواز نے اپنی مندرجہ ذیل نظم پڑھی۔

ہے لوگوں کا کیوں اس قدر ازدحام
ہے مسرور و خوش کیوں سراسر خاص و عام
یہ بیٹھے ہیں کیسے آپس میں کرتے کلام
شہنشاہ کی جانب سے آیا پیام۔
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوائی کر کری۔
ہے بیخودی میں یہ جرمن تھا مست
مگر اس نے اب خوب کھائی شکست
ہوا ہے وہ بے حد ذلیل اور پست
گرا جو کہ نخوت سے کرتا تھا جست
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کر کری
او جرمن مجھے تو بتا صاف صاف
کہاں ہیں تیرے سارے لاف و گزاف
ترے کام سب رحم کے تھے خلاف
تو اب بھاگتا ہا لینڈ کو کرنے طواف
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کر کری۔
ستم جو ترے تھے جو رو جفا
خدا نے تجھے اُن کا بدلہ دیا

ابھی دیکھیئے اور ہوتا ہے کیا۔
ہے اڑتا جو تھا بول بالا ترا۔
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کرکری۔

خدا راست ہے حق کا ہے خیرخواہ
ہمیشہ وہ حامی ہے سچائی کا۔
اگرچہ ہے دنیا میں جور و دغا
مگر حق کا ہے بول بالا سدا
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کرکری۔

اے برطانیہ شکر رب کریم
کہ اس نے تجھے بخشی فتح عظیم
وہ ہے مرد ظالم ستمگر لئیم
کہ جس نے کئے لاکھوں بچے یتیم۔
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کرکری۔

اے ہندوستاں مرحبا مرحبا
ہے پورا کیا تو نے عہد وفا
ترا نام اور تیری اولاد کا۔
رہیگا زمانہ میں قائم سدا
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کرکری۔

اب آخر میں پیرودانز کی ہے دعا۔
کہ قایم رہے تخت برطانیہ کا
پھلے پھولے ہندوستاں بھی سدا
اور اسکے جو دشمن ہیں ہوں سب فنا
خوشی ہے خوشی ہے خوشی ہے خوشی
کہ جرمن کی شیخی ہوئی کرکری۔

اس نظم کے بعد ہمارے مکرم دوست۔ لالہ ٹھاکر داس اسسٹنٹ ٹیچر کی نظم ہوئی جس کے ملاحظہ کے لئے ناظرین کو آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا پڑیگا بعدازاں ماسٹر غلام جیلانی صاحب جیلی مدرس چک ۱۳۳ جنوبی کی عالمانہ نظم ہوئی۔ اس کے بعد ارگن کے ساتھ طلباء نے گاڈ سیو دی کنگ گایا۔

شام کے چھ بجے عالیشان جلوس نکالا گیا اور گاڈ سیو دی کنگ اور ہپ ہپ ہرا کی صدائیں فضا میں گونجتی ہوئی ایک دلکش نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ شام کو چراغاں کئے گئے ہم اس تمام انتظام کا سہرا جناب سید محبوب علیشاہ صاحب سرکل انسپکٹر پولیس و شیخ عبدالحق صاحب ضلعدار اور مہربان پنڈت وشوا ناتھ سب انسپکٹر پولیس و محترم لالہ منشارام صاحب سکرٹری جلسہ کے سر پر دھرتے ہیں۔

بالآخر ایک بڑی بھاری دعوت دینے کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ رات کے ۹ بجے سناتن دھرم سبھا ہیلاں نے اس مبارک تقریب پر ایک عظیم الشان ڈرامہ کیا۔ فقط
راقم بی۔ بشیر الدین شہباز خاں۔ پیرودانز

رباعیات

نکلا تھا نے کے قیصر بادشنی کا جھنڈا
خود بینی خود نمائی اور خود سری کا جھنڈا
دنیا کو لیتے لیتے ایسی وہ منہ کی کھائی
تاج و تخت بھی چھوڑا اور جرمنی کا جھنڈا

جو نخوت اور تکبر ظلم کا اظہار کرتے ہیں۔
جو دلیم کی طرح سے اپنا ہی اقرار کرتے ہیں
اکڑ کر چلنے والے آخرش گرتے ہیں کیچڑ میں
قضا و قدر شرمندہ ذلیل و خوار کرتے ہیں

نکلا تھا جرمن سے قیصر کے خنجر ہاتھ میں
تھیں امنگیں لیوں اپنے بحر اور بر ہاتھ میں
سونے کی چڑیا تھی اڑتی پکڑنے اس کو نگاہ
اڑ گئی جو پھنس رہی تھی نہ سایہ ہاتھ میں۔

(مندرجہ بالا رباعیات مہاشہ عمرال داس صاحب کی تصنیف ہیں۔ بقیہ حصہ آئندہ اشاعت نورافشاں میں ناظرین کی تفریح طبع کے لئے دسترخوان کالم پر رکھا جائے گا۔) فقط۔ پیرودانز۔

اقرار صحیح

(از بھگوان داس۔ پولیس تھانہ سٹی)

فرقت میں ہیں تڑپتے ہم نیم جان والے۔
صورت ہمیں دکھا دے اے آسمان والے
حاضر ہے دل یہ میرا گر عشق ہے کسی
اس کا بھی سودا کرلے اونچی دکان والے
مت کر خیال اس کا آلودہ ہے گناہ میں
کر رحم کی نظر تو اے دو جہان والے۔
دیر و حرم میں ڈھونڈھا لیکن کہیں نہ پایا
کس جا پہ تو ملیگا اے لامکان والے
وعدہ کیا تھا جو کچھ ابراہم سے نبھایا
غیور نام تیرا اے آن بان والے
لاکھوں چلائے تو نے مردے اور کوڑھی کو بھی کیا
جو کچھ کہا ہوا وہ سچی زبان والے۔
ظاہر ہے گو ہر اک جا کیوں دیکھتا نہیں تو
کچھ تو نشاں بتا دے اے بے نشان والے
گرتے کو کون بخشے تیرے سوا مسیحا
خالق ہے سب کا تو ہی دونوں جہان والے

بجواب معمہ حل طلب

اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء کے پرچہ صفحہ ۹ پر جو معمہ حل طلب شایع ہوا ہے اُس کے جواب میں عرض ہے کہ وہ چار حرفی بخشش "نجات" ہے۔ جو کہ بنی نوع انسان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر اس چار حرفی حرف یعنی نجات کے پہلے حرف یعنی نون کو دور کر کے تین حروف ملائیں تو ان سے لفظ تاج بنتا ہے۔ جو کل بادشاہوں کے لئے ضروری ہے۔ اگر لفظ نجات کے دوسرے اور تیسرے اور پہلے حروف کو ملائیں تو اُس سے لفظ جان بنتا ہے جو کل جانداروں کے لئے ضروری ہے۔ اگر اس لفظ کے چوتھے اور دوسرے حروف کو ملائیں تو اس سے لفظ تج بنتا ہے۔ جو ایک خوشبودار چیز ہے۔

پس معمہ حل ہوا اب کچھ انعام دلوایئے۔

راقم۔ ایک مشن متعلم جماعت چہارم سی۔ پی۔ بی سکول لودیانہ۔

ابن آدم جلال سے آیا

ابن آدم جلال سے آیا — راہ حق میں کمال سے آیا
زندگی کے جال سے آیا — ہر طرح خوش خصال سے آیا
پیدا ہوتے ہی ہو گیا عجب — ایسا انساں قیل وقال سے آیا
لکھا نبیوں کا ہو گیا پورا — تھا صلیبی وصال سے آیا
خون اُس کا نجات کا پانی — بڑھ کے آب زلال سے آیا
جو ترا لکھوں اُسے میں کیا کچھ — اعلیٰ قسمت لایزال سے آیا۔

ضرورت ۳/۲

سلاچ مشن سکول شادیوال کے لئے ایک مسیحی ٹیچر کی یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے ضرورت ہے۔ تنخواہ بیس روپیہ (۲۰) ماہوار ہوگی۔ جے۔ وی ٹرینڈ اور شادی شدہ کو ترجیح دیجاوے گی۔ درخواستیں مع نقول اسناد کارکردگی بنام ہیڈ ماسٹر صاحب شادیوال آنی چاہئیں۔ مڈل فیل اصحاب درخواست کرنے کی تکلیف نہ اٹھا دیں۔

المشتہر
سندر سنگھ ہیڈ ماسٹر مشن سکول شادیوال

التماس ضروری

منیجر نور افشاں التماس پیش کرتے ہیں کہ جو صاحبان نور افشاں ۱۹۱۹ء کا نہیں چاہتے ہیں تو ابھی لکھ دیویں تاکہ ہم وی پی نہ بھیجیں۔ کیونکہ جو ریفیوز لکھوا کے وی۔ پی واپس بھیجتے ہیں ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ امید ہے کہ نور افشاں کے پڑھنے والے اس کو برابر لیا کریں گے تاکہ یہ مسیحی اخبار قایم رہے۔ امید بھی ہے کہ ہر ایک اور خریداروں کو پیدا کرے۔ منیجر نور افشاں

اشتہار ۳/۲

اشتہار دیا جاتا ہے کہ سنڈے سکول کی روزانہ تلاوت کی کاپیاں برائے ۱۹۱۹ء اردو زبان میں تیار ہیں۔ قیمت فی کاپی ۳ پیسہ کی دفعہ دونوں امریکن اور برٹش اسباق درج کئے گئے ہیں۔ ضرور منگوایئے اور بائبل کا مطالعہ کیجئے۔

المشتہر
مس این۔ وائلی۔ لودیانہ پنجاب

بجواب معمہ حل طلب

چار حرفی بخشش .... نجات

پہلے حروف کو دور کر کے باقی کو شمار کر .... تاج

دوسرے اور تیسرے اور پہلے حروف کو ملائیں .... جان

چوتھے اور دوسرے حروف کو ترتیب دیں ... مشہور خوشبودار لکڑی .... تج

راقم۔ ڈکٹر ای۔ نیوٹن محمد۔ روپڑ۔ پنجاب

ضرورت

ایک تجربہ کار مسیحی کمپازیٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۵ اور ۲۰ تک حسب لیاقت دی جاوے گی۔ سب درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر۔ گورڈن رابرٹ
نیو ایڈورڈس پریس۔ جموں۔

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس یا فیل کی ضرورت ہے جو کہ تار کا کام شامل ٹائپ رائٹنگ و شورٹ ہینڈ سیکھ کر ملازمت حاصل کرنا چاہیں۔ قواعد آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

المشتہر
منیجر امپیریل ٹیلیگراف اسکول نئی سڑک دہلی۔

اشتہار

ہر ایک خاندان اور ہر ایک استاد اور ہر ایک مناد کے لئے ذیل کی کتابیں مفید ثابت ہونگی۔

(۱) ہیولوس کی سرگذشت۔ پادری ایچ سی۔ ویلیئی صاحب ڈی۔ ڈی رومن اردو قیمت ۸ر

(۲) صحف الجدلیل۔ پہلا حصہ ۱۲ر دوسرا حصہ ۱۴ر تیسرا حصہ از ڈاکٹر ویلیئی صاحب

(۳) تلاوت اعمال تصنیف پادری بی بی رائے صاحب یعنی اعمال کی تفسیر رومن اردو صفحہ ۸۰ قیمت ۴ر

(۴) تو ویلیو کتھا۔ از پادری پی۔ ایل رائے صفحہ ۱۰۳ تصویردار بہت دلچسپ کتاب ہے قیمت ۸ر

(۵) مصر کی کایا پلٹ۔ فارسی و اردو حروف میں۔ صفحات ۲۴۲ قیمت ۱۴ر

(۶) عجیب و غریب صلیبی۔ ۶۰ صفحے فارسی اردو حروف میں قیمت ۲ر ۱۸ ویں صدی کے عجائبات کا بیان۔

(۷) بائیبل کو کس طرح پڑھنا چاہیے۔ سن تصنیف پادری اے۔ آر ناری صاحب صفحہ ۵۰ قیمت چار آنہ (۴ر)

(۸) حالات نبیا سابقہ۔ ۸۰ صفحہ فارسی اردو ۳

(۹) کیا مسیح خدا کی طرف سے ہے؟ " " " ۳

(۱۰) نجات کا تجربہ۔ از پادری بہ صاحب ... رومن ۲ر

(۱۱) بائیبل کو مطالعہ کرنیکا قاعدہ۔ رومن اردو ۲ر

(۱۲) خداوند کی دعا۔ رومن اردو۔ از پادری بہ صاحب قیمت ۲ر

(۱۳) خطرات مناد۔ رومن اردو ۲ پائی۔

یہ سب کتابیں لودیانہ بک سٹور سے ملیں گی اگر کوئی مبلغ پانچ روپیہ کی کتابیں خریدیگا تو اس کو محصول ڈاک معاف ہوگا۔

المشتہر
مینجر کرسچین بک سٹور لودیانہ

کرسچین بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام۔

فخو کا رخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء وحصہ ورنیکیولر پرائمری کی ۳ جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم لعلعنیں جماعت ماہواری فی طالب ۳ر سرکاری فیس متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ والی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں عن رکشا گرد کونل وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں گرد کونل فی عہ سے صہ تک۔ جن رکشا عہ سے مال تک۔ مزید حالات بذریعہ پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغ و گل

ایڈیٹر مسز ہیب

چندہ سالانہ ۸ر اور بیاہ والیاں ایک پرچہ منگوانا چاہیں تو ۴ر ہوگا

المشتہر ای الیم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ

کرسچین بک سٹور لودھیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی ہندی میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی اور دیگر سوسائٹیوں کی طرف سے شایع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای۔ الیم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ ماہواری رسالہ اور تاریخ کے بیان انگریزی اور رومن اردو میں ۱۹۱۰ء سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچین ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ ... خریداران ۱۲ر سے لیکر عہ روپیہ تک حضرت ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
	۸ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ	سے
غیر ممالک سے	سہ
	۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۴ حصہ	۸ر	سے	پہ عہ
چوتھائی کالم	سے	للعہ	عہ
نصف کالم	للعہ	عہ	ورسہ
پورا کالم	سہ	ورسہ	صہ
پیج	صہ	ضعہ	۱صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا

